

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ؎ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ﷼

نمبر ۲۷ - جلد ۱۰ | لودیانہ ۶ جولائی ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستہ اخبارات

ایوب خان کا ایک خط محمد سرور خان کے پاس بدین مضمون آیا ہی کہ میں روس اور ایران کی مدد لیکر عنقریب ہرات پر آونگا۔ **محمد** سرور خان نے ایوبخان کے خط کے جواب میں لکھ بھیجا ہی کہ جس وقت آپ ہرات پر حملہ کرینگے اُسوقت میں تمہارا معاون ہونگا۔ **امیر کابل** نے شاہ ایران کو ایک شکایتی مراسلہ لکھا ہی کہ ایوب خان تمہارے ملک میں ٹہکر میرے برخلاف کاروائی کر رہا ہی۔ **حاکم** ہرات اور ایوب خان کے درمیان دوستی پختہ ہو گئی ہی۔ **قندھار** کے حاکم نے امیر کابل کو بطور رپورٹ کے لکھا ہی کہ مجکو بھروسہ نہیں ہی کہ اب قندھار میں امن ہی۔ **شیر** خان سپہ سالار افواج قندھار نے حاکم قندھار کو صاف کہدیا ہی کہ میں اب امیر کابل کے حکم پر عمل نکرونگا میں ایوب خان کو اپنا امیر تصور کرتا ہوں۔ **کابل** کی موجودہ حالت کی بابت سیول اینڈ ملٹری گزٹ نتیجہ نکالتا ہی کہ افغانستان میں امن کا ہونا دشوار ہی۔ **مصر** کی نئی وزارت انگلستان کی جانی دشمن ہی۔ **سلاطین یورپ** نے اپنے ایک آخری مراسلہ میں سلطان کو لکھا ہی کہ بہتر ہی کہ تم کانفرنس میں آؤ ورنہ کاروائی یکطرفہ ہوگی۔ **سلطان** روم نے یورپ کے سلاطین کو لکھا ہی کہ کانفرنس کو بند کرد۔ **جاپان** کا شہزادہ روس کی سیر کو روانہ ہوا۔ **مصری** فوج نہر سوئز کو اڑانے پر آمادہ ہو گئی ہی۔ **انگریزی** فوج میں جرمنی کے ڈھنگ پر بندوق چلانا رایج کیا گیا۔ **جنرل** کافمین کی لاش تاشقند میں دفن کیگئی۔ **نمک** کا محصول سال آیندہ میں اور بھی کم کیا جائیگا۔ **انگریزی** سفیر نے ۱۲ جون کو امیر کابل سے ملاقات کی۔ **خوست** کے حاکم پر آقا کی کابل میں آمد آمد ہی۔ **فرامرز خان** ہرات کی فوج کا سپہ سالار کیا گیا ہی۔ **آیرلنڈ** کا فساد زیادہ ہی زیادہ ہوتا جاتا ہی۔ **انبالہ** سے کالکا تک ریل بنانے کا حکم گورنمنٹ نے دیدیا ہی۔ **امریکہ** میں دُمدار ستاروں کی دریافت کے لئے ایک سوسایٹی مقرر ہوئی ہی۔ **یکم جولائی** سے ہندوستانی فوج کے چھوٹے چھوٹے افسروں کو بھی علاوہ تنخواہ کے کچھ زیادہ روپیہ ملا کریگا۔ **زولینڈ** میں خانہ جنگیاں پھر چمک اُٹھیں۔ **سردار** محمد افضل خان سفیر انگریزی نے حضور گورنر کشور ہند کا مراسلہ امیر کابل کے حوالہ کر دیا ہی۔ **اجمیر** میں اہل ہنود و اہل اسلام کے درمیان مذہبی معاملہ پر دنگہ ہو پڑا۔ **سلطان** روم نے پرنس بسمارک سے دریافت کیا ہی کہ ٹرکی قبضہ مصر کی نسبت آپکی کیا رائے ہی۔ **پشاور** میں ۲۴ جون کو اِسقدر آتشزدگی ہوئی کہ بزازوں کا تمام بازار جل گیا اور ۲ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ **بمبئی** میں بارش کا خوب لگا لگ رہا ہی۔ **خدیو** مصر نے حکم جاری فرمایا ہی کہ میری سلطنت کے حدود کے اندر کوئی اخبار مصر کا حال شایع نکرے۔ **احمد آباد** میں برہمنوں نے ایک برہمن کے لڑکے کو اِس لئے ذات سے خارج کر دیا ہی کہ وہ جرشپ پی رہا تھا۔ **برہما** سے بہت آدمی فرقہ لوشائی حکام کے ظلموں کے خوف سے سرکار انگریزی کی عملداری میں آنے لگے ہیں۔

رپورٹ موسم و صحت پنجاب بابت ہفتہ چہارم لغایت ۲۷ جون ۱۸۸۲ء۔ **دہلی** بارش ۱/۲ انچہ ہوئی۔ اور بارش کی ضرورت ہی۔ صحت اچھی ہی نرخ نخود اور باجرا میں کسیقدر ارزانی ہی۔ **حصار** بارش نہیں ہوئی لیکن بارش کی ضرورت ہی۔ صحت اچھی ہی۔ نرخ غلہ کم و بیش ہوتا رہتا ہی۔ **انبالہ** بارش نہیں ہوئی لیکن بارش کی ضرورت ہی۔ صحت اچھی ہی نرخ غلہ دن بدن گراں ہوتا جاتا ہی۔ **جالندھر** بارش ۴.. انچہ ہوئی صحت عمدہ ہی۔ نرخ غلہ جو کسیقدر ارزاں ہی۔ **امرتسر** بارش ۱/۲ انچہ ہوئی صحت عمدہ ہی شرح صدر۔ **سیالکوٹ** بارش ۰/۵ انچہ ہوئی حالت صحت اچھی ہی نرخ بدستور ہی۔ **لاہور** خفیف بارش ہوئی۔ صحت اچھی ہی۔ نرخ اشیا بدستور ہی۔ **فیروزپور** بارش ۱/۶ انچہ ہوئی صحت اچھی ہی فصل خریف کے بونے کے واسطے قلبہ رانی ہو رہی ہی۔ نرخ بدستور ہی۔ **ملتان** بارش نہیں ہوئی۔ فصل اچھی ہی اور صحت بھی اچھی ہی۔ نرخ غلہ جوار و باجرا کسیقدر ارزاں ہی

نورافشاں

صحت اور ہمارے مکانات

——آدم زاد کی تواریخ کا بڑا حصہ اسکے مکانات پرکندہ ہے۔ انسان کے خیالات طرز معاشرت مجلسی علم و تواید انکے تعمیر شدہ مکانات پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہانتک کہ محقق انہیں مکانات سے انکے رہنے والوں کا پورا پورا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ قدیمی مصری مکانات سے سادگی۔ پختگی۔ اور عظمت عیاں ہے۔ مصریوں کا قدامت کا خیال انکی تمام تعمیرات سے مترشح ہے اور یہہ اسلیئے ہے کہ یہہ مردوں کی قیامت مانتے تھے اور اسی باعث تمام مقبرے جو وے تعمیر کرتے تھے ایسے پختہ اور پائیدار بناتے تھے کہ اسوقت تک جب پھر روح اور جسم کا میل ہو قایم رہیں۔ علی ہذالقیاس یونانیوں کے وہمی اور شاعرانہ خیالات اور حسن کے خیالی تصور یونان کے مکانات سے ظاہر ہے۔ اور رومیوں کے قومی خیالات جو طاقت قوانین اور عظمت پر مبنی تھے انکے مکانات تماشا گاہوں گنبدوں محرابوں وغیرہ وغیرہ سے صاف روشن ہے۔ اسی بنا پر ہندوستان کی خاص خاص عمارتوں میں دینی خیالات اثر پذیر ہیں خصوصاً مقبروں اور مندروں میں۔ اکثر مندر ہندو مت کی تصاویر ہیں ان مندروں کا اندرونی حصہ تاریک و غمناک ہے اور غرض اسکی یہہ ہے کہ اندر جانیوالونکے دلوں میں ڈر پیدا ہووے۔ انگلستان کے فیوڈل ایجنسی کے حصار اور ہندوستان کے اکثر شہروں کی فصیلیں بلاکم و کاست اپنی تعمیرات کے اسباب بتلا رہے ہیں۔ الغرض ہر ایک ملک کے مکانات اس ملک کے باشندونکے کے خیالات و حالات خواہ دینی ہوں یا دنیوی ظاہر کرتے ہیں +

زمانہ حال کے مغربی مکانات کی طرز و ڈھنگ خانداں کے خوشی و آرام کے خاص بنا پر تعمیر کئے جاتے ہیں اور صاف ظاہر ہے کہ لایق مکان خاندانی بندہن اور [illegible] کے بڑھانے میں کچھ کم اثر پیدا نہیں کرتے ہیں اور جس حال کہ عنقریب تمام وقت عورتوں و لڑکوں کا اور بہت سا وقت مردوں کا گھروں میں صرف ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ مکانات مناسب طور سے تعمیر کئے جاویں +

اگر کوئی شخص کسی بڑے شہر میں جاوے اور مختلف مکانات کو دیکھے تو اس کو فوراً معلوم ہو جاویگا کہ اہل ہنود کا مکان کونسا ہے۔ مکان کے اندر گھستے ہی گائے بیل وغیرہ ڈیوڑہی ہی میں نظر آویں تو معلوم ہو گیا کہ یہہ گھر کسی ہندو کا ہے +

اگرچہ ہماری غرض نہیں ہے کہ ہندوستان کے مکانات مغربی مکانات کے تقلید پر بنائے جاویں کیونکہ آب و ہوا کا فرق مکانات کی طرز و ڈھنگ کے فرق کا ایک بڑا باعث ہونا چاہیئے مگر تو بھی ہم چند امور اشد ضروری انشاء اللہ ہفتہ آیندہ میں درج کرینگے۔ اگر ہمارے ہموطن خصوصاً وہ صاحبان جو صفائی سے علاقہ رکھتے ہیں اس امر پر غور فرماویں تو بہتر ہوگا +

* اس جگہ پر ہم اس امر کے اظہار سے باز نہیں رہ سکتے ہیں کہ وے صاحبان جو میونسپل کمیٹی کے ممبر ہیں انکو ان تمام امور سے واقف ہونا چاہیے جو آدم زاد کی صحت کے لیئے ضروری ہیں۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ نالیاقتی اور بے علمی کے باعث ان لوگوں کی رایئیں بالکل صحت کے مخالف ہوتی ہیں اور یوں ان چند اشخاص کی الٹی رائے کے ہونیکے سبب بعض اوقات اکثر مصایب اور مہلک بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں اور ہزارہا خلقت خدا مبتلا ہو کر اس جہان سے راہ لیتے ہیں۔ شاید کوئی اعتراض کرے کہ بیماریاں تو خدا کیطرف سے ہیں اور انکی بیعلمی یا یوں کہیں کہ شہر کا میلا پن بیماری کا کوئی باعث نہیں تو اول تو ایسا معترض خود صحت کے اصول سے ناواقف ہے اور دویم ہم اس سے سوال کرتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کا لاکھہا روپیہ اس امر میں خرچ کرنا کیا فایدہ رکھتا ہے اور اگر صفائی صحت کے اصول کا باعث نہیں تو سرکار انگریزی کو کیا شوق ہے کہ مفت میں ایسی کثیر رقم ضایع کرے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہماری گورنمنٹ صفائی کا بڑا خیال رکھتی ہے لیکن وے اشخاص جو محکمہ صفائی سے تعلق رکھتے ہیں یا یوں کہیں کہ اکثر ممبران میونسپل کمیٹی اپنی جہالت یا محض ناواقفی کے باعث بجائے صفائی کے ممد ہونیکے صفائی کے مخالف ہیں۔ اسمیں بھی کچھ شک نہیں ہے کہ ان بیچاروں کا کچھ قصور نہیں ہے وہ تو لاچار ہیں۔ وہ تو صفائی کا نام بھی نہیں جانتے انکی طرز معاشرت اور انکے مکانات اور انکی صفائی بھی انکے دیگر ہمجنسوں سے کچھ اچھی نہیں ہے تو بس جب یہہ حال ہے تو ہماری دانست میں بہتر ہے کہ اول گورنمنٹ ایسے اشخاص کو انتخاب کیا کرے جو کچھ علم رکھتے ہوں جو صفائی صحت کے اصول سے واقف ہوں۔ اور بذات خود صفائی پسند ہوں۔ اور شاید یہہ بھی بہتر ہوگا کہ ممبران میونسپل کمیٹی کے انتخاب کے وقت صفائی و صحت کے اصولوں کی بابت امتحان ہوا کرے اور وہ شخص انتخاب کیا جاوے جو اس امر میں کامل دستگاہ رکھتا ہو۔ اگر صفائی و صحت کے تعلق کے رسالجات و کتب ہمارے اسکولوں مدرسوں میں پڑھائے جاویں تو امید ہے کہ لوگ جلد واقف ہوونگے اور گورنمنٹ کو اسقدر تکلیف اٹھانی نہ پڑے گی جسقدر اب اٹھانی پڑتی ہے۔ ہماری دانست میں ابتک اکثر شہروں کی صفائی میں جو کچھ کارروائی ہو رہی ہے وہ صرف نیکنامی کی غرض سے ہو رہی ہے مگر جب لوگ صفائی کے عمدہ فواید سے واقف ہو جاوینگے تو محض صفائی ہی کی خاطر (نہ نیکنامی کی) تندہی سے کام کرینگے۔ ہر ایک امر میں ضرور ہے کہ پہلے علم ہو اور بعد اسکے عمل۔ لیکن یہاں عمل بغیر علم کے ہو رہا ہے سو اسیلئے اسکی تاثیر و فواید اظہر من الشمس ہیں آخر میں ہم ناظرین نورافشاں و کارسپانڈنٹ صاحبان و نیز ڈاکٹروں و حکیموں و دیگر صاحبان سے جو صفائی کے نیک نتایج سے بخوبی واقف ہیں درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے اس امر کے بارے میں مراسلات وقتاً نوقتاً بھیجا کریں ہم ضرور نورافشاں میں جگہ دینگے اور ایسے صاحبان نہ صرف ہمکو بلکہ اپنے تمام ہموطنوں کو اپنا ممنون و مشکور بنا دینگے +

مراسلات

شاعری اور اسکے نتیجے

اس وقت یہاں شاعری سے مراد ہماری وہ شاعری نہیں جو فلسفانہ اور عارفانہ ہو بلکہ اس وقت یہاں شاعری سے ہماری غرض اُس نالائق اور گندی شاعری سے ہے جسمیں مخرب اخلاق باتوں کے سوائے کچھہ اور نہیں ہوتا جس وقت مولوی محمد حسین صاحب پروفیسر عربی لاہور گورنمنٹ کالج کی نادر کتاب **آبحیات** جسمیں اردو زبان کی تاریخ اور اردو زبان کے مشاہیر شعرا کا تذکرہ ہے مشتہر ہوئی۔ تو اسمیں مومن خان دہلوی کا تذکرہ نہ ہونے کے سبب سے سفیر ہند امرتسر جیسے سچے فلاسفر مزاج اخبار بھی بگڑ بیٹھے۔ حالانکہ مولوی صاحب ممدوح نے جس پاکیزہ خیال سے اُس کے تذکرہ کو ملتوی کر دیا تھا وہ حق بجانب ہے +

بے شبہ اُردو زبان کے شعرا میں سے ناسخ اور آتش لکھنوی افتخار اودھ ہیں اور ادھر غالب اور ذوق دہلوی گویا اسکے فخر ہیں۔ ان چاروں شاعروں کی کلام میں گندگی اور نالایاقتی بھی ہے مگر حکیمانہ اور صوفیانہ باتیں بھی ہیں۔ مومن خان کی کلام میں اگر شمع لیکر بھی تلاش کریں تو شاید ہی کوئی عمدہ بات ملے ہاں گندی باتوں کے ڈھیر کے ڈھیر اور تودہ کے تودہ ملینگے۔ نعوذ باللہ ایسی فحش باتیں کہ جنسے سراسر پلیدی مترشح ہوتی ہے۔ مومن کی کلام کے حق میں یہی کافی نہیں کہ اُسکا تذکرہ مہذب مولفوں کی کتابوں میں نہ ہو بلکہ آگ میں جلا کر خاک سیاہ کر دینے کے قابل ہے۔ اُس کے کلام سے (میرے تجربہ اور خیال میں) لائق نوجوان ایسے برباد ہوئے کہ نہ دین کے رہے اور دنیا کے +

یہہ بات سچ ہے کہ ناپاک آدمی کی نظر ہمیشہ ناپاک ہی پر پڑتی ہے اور پاک آدمی کی نظر پاک باتوں پر الا اگر پاک آدمی اندھا نہ ہو دیوانہ نہ ہو تو وہ دونوں قسم کی باتوں پر غور کر کے پاک باتوں کو پاک ٹھہراتا ہے اور ناپاک باتوں کو ناپاک۔ ناسخ کے چال چلن کا حال ٹھیک معلوم نہیں مگر خواجہ حیدر علی صاحب آتش ایک نفیس آدمی تھے اور عمداً اور ارادتاً تارک الدنیا تھے اور کچھہ دنیا نے انکو ترک نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے دنیا کو ترک کیا تھا۔ میرزا ابراہیم علیخانصاحب ذوق تو بڑے خوش چلن اور متقی آدمی تھے۔ البتہ نواب اسد اللہ خانصاحب غالب سے اکثر بے ادائیاں ظہور میں آیا کیں۔ آخر انہوں نے بھی بارہا اپنی جوانی کی بے تہذیبیوں پر دلی افسوس کیا چنانچہ انکی خود ایک غزل گواہ ہے جس میں اپنے دلی افسوس کو عجیب موثر پیرائیہ میں ظاہر کیا ہے جس سے عبرت حاصل ہوتی ہے وہ کہتے ہیں +

ظلمت کدہ میں میرے شبِ غم کا جوش ہے۔
اک شمع ہے دلیلِ سحر سو خموش ہے۔

نے مژدہ وصال نہ نظارہ جمال۔
مدت ہوئی کہ آشتی چشم و گوش ہے۔

مے نے کیا ہے حسن خود آرا کو بے حجاب۔
اے شوق یاں اجازت تسلیم ہوش ہے۔

گوہر کو عقد گردنِ خوباں میں دیکھنا۔
کیا اوج پر ستارہ گوہر فروش ہے۔

دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست۔
بزم خیالِ میکدہ بے خروش ہے

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل۔
زنہار اگر تمہیں ہوسِ نائے و نوش ہے۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔
میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے۔

ساقی بہ جلوہ دشمنِ ایمان و آگہی۔
مطرب بہ نغمہ رہزنِ تمکین و ہوش ہے۔

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشہ بساط۔
دامانِ باغبان و کفِ گل فروش ہے

لطف خرامِ ساقی و ذوقِ صدائے چنگ۔
یہہ جنت نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے

یا صبح دم جو دیکھئے آکر تو بزم میں۔
نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی۔
ایک شمع رہگئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

آتے ہیں غیب سے یہہ مضامیں خیال میں
غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے

الغرض چونکہ مومن خان نہایت ہی بدچلن اور بدوضع تھا اسلیئے اسکے کلام سے بھی اسی بدچلنی اور بدوضعی کی ترشح ہوتی ہے جو انمیں تھی۔ علاوہ اسکے انکے حالات زندگی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شریف آدمی اُس نے کبھی دیکھا تک نہ تھا انکی صحبت میں بیٹھا تو ایک طرف اس شاعر کی جب کہ گفتگو ایسی اور چال چلن ایسا تو نوجوانوں کی زندگی کیونکر برباد نہ کرے۔ ہم نے اکثر نوجوانوں کو دیکھا کہ اُسکے کلام میں محویت کا درجہ حاصل کرنے کے سبب سے شدت سے بدقسمتی میں حتی کہ جائز طور پر بھی شادی کرنے سے متنفر اور تائب ہیں۔ جب شب و روز ایک چھٹے ہوے رند کے کلام کا ورد کیا جاے تو بھلا ممکن ہے کہ اپنی بدتاثیر نہ کرے۔ ہم نے مانا کہ اردو زبان میں مومن خان بڑا ہی افصح الفصحا اور ابلغ البلغا ہی سہی لیکن جب اسکی کلام نہایت گندہ اور ناپاک ہو تو خاک ایسی فصاحت کے سر پر اور لعنت ایسی بلاغت پر +

یہہ ہم نے نالایق اور گندی شاعری کے بدنتیجوں میں سے صرف ایک بدنتیجہ لکھا ہے۔ اگر ذرا ہم اور غور کریں تو اس سے بہت زیادہ حیرت انگیز انکو برباد کرنے والے نتیجے لکھہ سکتے ہیں ہم نے کبھی کسی شائستہ آدمی کو اُسکے دیوان اور اسکے حالات سے واقف کار نہ دیکھا اور جنکو اسکے کلیات اور حالات سے واقف پایا انکو ہرگز اچھا نہ دیکھا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اگر آبحیات میں انکی

نالائق تذکرہ کا اندراج اُنہیں نہیں سمجھا تو کونسا غضب ہو گیا بلکہ وہ اسی لائق ہو کہ اسکا تذکرہ کسی شایستہ کتاب میں نہ کیا جاوے ۔

راقم پنجابی آدمی

ہندومت اور روح کی فلسفی

گو ہندوستان میں چند ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں کہ فرانس کی گذشتہ صدی کی بودی اور برباد کرنے والی میٹریالسٹک (مادہ کو ہی ماننے والے) فلاسفی کم و بیش اثر کر گئی ہو اور جنکا اُسیکے اصول پر یہہ گمان ہو کہ دنیا میں سوائے مادہ کے اور کوئی شَے نہ تو ہو اور نہ کسی کو ماننے کی ضرورت ہی ہو پر یقین کامل ہو کہ ایسے لوگ تھوڑے سے اور گنتی کے ہوں گے اور اگر ہندوستان کے پرانے اور قدیم مذاہب پر ذرا بھی غور کیا جاوے تو یہہ بات صاف آشکارا ہو جاتی ہو کہ ہند کی زمین ایسے خیالات کی ترقی اور بڑہنے کے لئے نہ تو مفید ہی ہو نہ زرخیز ۔

ایسے اشخاص دنیا کی موجودہ حالات کو دیکھ کے اور اُس کو اپنے مندرجہ بالا فلاسفی سے مقابلہ کرکے تمام چیزوں کا جداگانہ ظہور اور صورت پکڑنا صرف مادہ کے جداگانہ صفتوں اور خاصیتوں پر مبنی کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ مادہ ازلی ہو ۔ روح کوئی شَے نہیں (ہاں صرف چند ایسے بھی ہیں جو کہ روح کو مادہ کی جان بتاتے ہیں) مادہ اپنی ایک خاص حرکت سے جس کو قوت متحرکہ کہتے ہیں ہمیشہ جدا جدا صورتیں پکڑتا چلا جاتا ہو اور تمام چیزیں جو کہ ہم کو دکھائی دیتی ہیں اسی مادہ کی ظاہری صورتوں کے اجتماع سے ظہور میں آتی ہیں ۔ پس کوئی آدمی بن گیا کوئی کسی نہ کسی قسم کا حیوان یا نبات یا معدن وغیرہ ۔ ہم اس وقت ایسے لوگوں کی نسبت کچھ کہنا نہیں چاہتے پر اس سے درگذر کرنا بھی ناانصافی سمجھتے ہیں کہ یہہ تمام مسئلہ صرف ایک فرضی بات ہی ہو جس کو ثابت کرنا مشکل ہو بلکہ اگر محال کہیں تو بھی بیجا نہیں ۔ اور پھر یہہ بھی کہ یہہ فلاسفی نسبتاً بالکل نئی ہو اور اس کا نتیجہ جیسا کہ فرانس کی پچھلی صدی بلکہ اسی صدی کی تواریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہو نہایت خوفناک اور حیرت افزا ہو ۔ ہم یہہ بھی پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اوپر کہا بھی ہو کہ ہندوستان جسکی قدیم فلاسفی کی ہر ایک شاخ اور جڑ اس کے خلاف ہو کبھی اس بودی فلاسفی کو قبول نہ کریگا ۔

عموماً کل ہندوستان روح کی ہستی کا قایل ہو گو ایک فرقہ یا مذہب اس کو ایک طرح اور دوسرا کسی اور طرح پر مانتا ہو اور بیان کرتا ہو چنانچہ یہودی عیسائی محمدی اور ہندو میں سے نانک پنتھی اس بات کو مانتے ہیں کہ روح انادی (ازلی) نہیں اور یہہ بھی مانتے ہیں کہ خدا نے مہربان باپ کی طرح پہلے ہر ایک ضروری چیز کو جسکی کہ انسان کو ضرورت ہو بنایا اور بعد ازاں آدمی کو پیدا کیا اور اُس میں روح ڈالدی ۔ یہہ لوگ یہہ بھی مانتے ہیں کہ انسانی روح صرف ایک مخلوق ہو خواہ یہہ مسئلہ فلاسفی کے کتنا ہی خلاف کیوں نہ ہو یہہ لوگ اسبات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے ہر ایک شَے کو جسکی اصل مادہ اور روح ہو خلق یعنے نیستی سے ہست کیا ۔ یا زیادہ صفائی سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ روح اور مادہ کو پیدا کیا ۔ لیکن اس رائے کے خلاف مندرجہ ذیل آٹھ فرقے یہہ مانتے ہیں کہ روح انادی (ازلی) ہو ۔ یعنے بودھ ۔ سراوگ ۔ آریہ ۔ ویدانتی ۔ نیایک ۔ ویشیشک ۔ جوگی ۔ سانکھی ۔ انکا اصول یہہ ہو کہ انسان سب سے پہلے بنایا گیا تھا اور بعد ازاں تمام موجودات ۔

گو آجکل کی روشنی سے (جو کہ اس حقیقی اور سچے آفتابِ صداقت سے برآمد ہوتی ہو جو کہ ایک وقت سرزمین کنعان میں نہایت ہی غریبی اور خستہ حالی کا لباس پہنے ہوئے نمودار ہوا تھا) لوگ اکثر اسبات کو ماننے لگ گئے ہیں کہ خالق خدا ہو (برہم) اور اور جو کچھ ہو وہ سب مخلوق ہو کر اس کی اور خالق کی صفات اور ذات میں بڑا فرق ہو ۔ لیکن اگر انکے مذہبی اصول کو دیکھا جاوے تو یہہ بات صاف مترشح ہوتی ہو کہ خالق و مخلوق (برہم اور جیو) دونوں ایک ہی ہیں چنانچہ منو ادھیایک (۱) شلوک ۳۰-۳۱ میں یوں لکھا ہو کہ ۔ پرایشٹ پرماتما نے اپنے منہ سے برہمن بنائے ۔ بازو سے چھتری ۔ زانوں سے بقال پیروں سے شودر ۔ پھر پرم آتما اپنے آدھے سر یعنے سے مرد اور دوسرے آدھے سے عورت ہو گیا ۔ رگ وید ۔ دس سرا بھاگ (پورکھ سوکت) منتر (۱۱) میں بھی مذکورہ بالا مضمون ہو جسکی برہمن (تفسیر) ۲ براہمن بھوپرچا میں یوں لکھی ہو کہ پرم آتما پانچ عناصر کو بنا کے اور اندریوں کو پیدا کرکے اور سارے پرانٹ (موجودات) کو پانچ کوشس (بدن ۔ نفس ۔ خواہش ۔ ارادہ آرام) میں خلق کرکے آپ ہی اُسمیں چلی گئی اور جاسمائی ۔ سورکھہ تو تھی پر سورکھوں کی طرح برتنے لگی ۔ دیکھو سام وید اول ادھیایک صفحہ ۱۴۸ ۔ منو ادھیائے ۱۲ ۔ شلوک ۱۲۳ ۔ شویتاشودر ادھیائے ۴ یہاں لکھا ہو کہ پرمیشور کل آپ ہی ہو گیا ۔ یہی بات مندرجہ ذیل حوالوں میں بھی پائی جاتی ہو ۔ اتیرا ادھیائے ۲ ۔ منتر ۶ ۔ یجر (یجر) وید ادھیائے ۳۴ منتر ۱ ۔ شاہ ہرک ۔ ادھیائے ۱ ۔ پاد ۲ سوتر ۱۴ سے ۵۰ ۔ ادھیائے ۳۰ ۔ پادہ سوتر ۱۹ ۔ ۲۲ ۔ اور ۲۱ ۔ ۳۳ ۔

ان تمام حوالوں سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ قدیم فلاسفی ہند کے مطابق آتما اور مادہ کوئی شَے نہیں بلکہ برہما ہی سب میں پرگسٹ ہو رہی ہو ۔ جو کچھ کہ دکھائی دیتا ہو یہہ صرف مایا ہو جسکی مثال خواب سے دی جاتی ہو کہ اس میں بہت سی چیزیں تو معلوم ہوتی ہیں پر اصلی اور حقیقی چیزیں نہیں وہ تو گویا موہوم ہیں ۔ لیکن اس مسئلہ پر حال کے لئے اتنا ہی کہنا ضروری ہو کہ اول تو یہہ بات اپنی ذات میں ہی ایسی ہو کہ اس کا ثابت کرنا مشکل ہو دوسرا اسی خیال سے دنیا میں نیکی بدی کی تمیز باقی نہیں رہتی کیونکہ جسکو ہم نیکی یا بدی جانتے ہیں حقیقت میں وہ کوئی اصلی اور حقیقی شے نہیں ہو صرف مایا ہو ۔ تیسرا اگر ایک ہی پرم آتما جو کہ سب



میں ہو خواب دیکھ رہی ہو تو کیوں کر ایک ہی وقت میں مختلف خیالات یا خواب ہو سکتے ہیں مثلاً زید کو ایک وقت جو خیال ہو اُسی وقت عمرو کو نہیں اور یہ جو بکر خالد ولید وغیرہ کو اور پس اگر زید عمرو بکر خالد ولید وغیرہ میں ایک ہی آتما ہو تو فلاسفی کے قاعدہ سے ایک ہی وقت میں ایک ہی آتما کو جدا جدا خیال آ نہیں سکتے چوتھا اگر پرآتما کل میں پرگٹ ہو تو ناممکن ہو کہ جس شئ کو ایک شخص اچھا کہے اُسے دوسرا برا - یا ایک شئ اچھی خیال کیجاوے اور دوسری بری پانچواں یہ مسئلہ اسبات کو بھی قائم کرتا ہے کہ خدا کی ذات جدا ہو سکتی ہے اور کہ خدا کی ذات سے اُسکی صفات بھی جدا ہو سکتی ہیں اور کہ خدا کی ذات خراب اور گنہگار بھی ہو سکتی ہے - پس مذکورہ بالا دلایل پر غور کرنے سے عقل سلیم اس کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ خالق مخلوق اور مخلوق خالق مانا جاوے اور یہہ بھی قرار دیا جاوے کہ ایک میری ہستی کے سوائے اور جو کچھ ہو وہ صرف مایہ ہی ہے + باقی آیندہ فقیر محمد حنیف* +

ایک پنڈت اور بنگالی اور شیخ کی گفتگو دربارہ ہندی و اردو

ایک پنڈت جی مہاراج صبح ہی دریا کا اشنان کر کے مستک تلک لگا بغل میں پتری ہاتھ میں تلسی کی مالا مادھو مادھو رام کا سمرن کرتے ہوئے بازار سے جو گذرے تو ایک بنگالی بابو صاحب سے ملاقات کی* **بنگالی** پنڈت جی مہاراج جو ہری سیس نواز تا ہوں - **پنڈت** بابو ساب کھوس تو ہو مجاز تو اچھے ہیں **بابو** مہاراج آپکی دیا ہو کرپا ہے - **پنڈت** - بابو جی آجکل کس سگل میں ہو بڑے ساب کی کچہری میں براج رہے ہو یا کوئی اور دھندا ہے - **بابو** ہاں پنڈت جی مہاراج گورنمنٹ کی آپھس میں ہوں اب نوکری چھوڑ گھر کو واپس جائیگا - **پنڈت** کیوں بابو صاحب روزگار بنا ہوا چھوڑتے ہو آجکل تو کوئی پانچ روپیہ کو نہیں پوچھتا - **بابو** - پنڈت جی شاب ہمارے کو دنرات بڑی چینتا لگ رہی ہے جب سے شور کا شالا اُردو اُس دیش میں آیا اُس روز سے ہم بڑا دیک ہو تھیر اچاہتا کہ اُردو ہماری جبان کو آوے مگر جانتا ہے کہ بابو جی غیر دیش کا مانش ہو آپ ہی کھاموش ہو جائیگا جہاں دیکھو اُدھر گریجی پھارشی اردو کا ہی نظر آتا ہے بھاشا کا تو اس دیش سے نام اُٹھ گیا - **پنڈت** - ہاں بابو ساب یہہ بات تو آپنے بڑی چوکھی کہی ہے شنسکرت تو اب کوئی جانتا ہی نہیں جب سے یہہ گریچ لوگ آئے ہیں ہم تو اسی روز سے سر پیٹتے ہیں - راجوں کے بکت میں بڑی کدر تھی - پنڈت برہمن کو بغیر دیکھے ان نہیں کھاتے تھے دن بھر میں دس پانچ کا ہاتھ پھیر لیتے تھے اب کوڑی کا محتاج سوا اپنی بیٹی کی تزویج کرو کہ اردو بالکل ملکوپھیہ ہو جاوے **بابو** - جی مہاراج کو میرے کو ایک کھیال آیا ہے اگر اُسکا انتظام ہو تو اُردو کا ڈرو نشیاہ ہو کہ شب ہندو لوگ ملکر ایک گریجی جبان میں گورنمنٹ کو میموریل پترا بھیجا جاوے اور اُشمیں شب برابر ہندو لوگ شنک نیچر کریں کہ ہمارے کو اصلی جبان سکھلائی جاوے - تو دیکھو تھوڑے دنوں میں پنڈتوں کی کدر ہو جاوے **پنڈت** واہ بابو ساب یہہ آپنے کھوب کھیال کیا یہہ تو میں ابھی کرواے دیتا ہوں کل کو سبھا میں کتھا کرتے وقت اس بات کا جکر کروں گا تو سو سوا سو دستکت کرا کر سکا میں بھیج دونگا +

سنا دی یہہ کہکر پنڈت جی بابو صاحب سے کہنے لگے - کہ اب تو بھوجن کا وقت آ گیا ہے کل آپ کہاں ملیں گے **بابو** جی مہاراج میں آپکو اناتھ چندر بابو کے مکان پر ملتا ہوگا - **پنڈت** بہت کھوب بندگی +

ابھی راستہ میں ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک شیخ صاحب سے دوچار ہوئی - **شیخ** پنڈت جی مہاراج بندگی **پنڈت** سکھ صاحب بندگی دیکھو کیا بنتا ہے ابھی تک کوئی اس شہر میں پنڈت ہی نہیں ہوا **شیخ** کہو تو سہی ہوا کیا - **پنڈت** اجی سیکھ ساہب ملوم ہو جائیگا دیکھو تو اب اردو جبان کیسے جاتی ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ اب ہم سب ہندو ملکر اُردو کو سرکار گریجی سے ملکر ملکوپھیہ کرا دیں گے - **شیخ** - نہ پنڈت صاحب ایسی بات مونھ سے نہ نکالو اُردو سے ہندوستان کو بہت بہت فائدے حاصل ہوئے ہیں اُردو ہی نے ہندوستان کو انسانیت کا لباس پہنایا اُردو ہی سے ہمکو گنگو تہذیب اخلاق پیدا ہوئی شاید پنڈت صاحب آپکو پچھلا حال معلوم نہیں ہے کہ جن دنوں میں ہندو آریا لوگ پہاڑوں جنگلوں بیابانوں میں وحشی قوموں کی طرح رہا کرتے تھے کھانا پینا اُٹھنا بیٹھنا لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے کہ کس جانور کا نام ہے جنگلی حیوانوں کی طرح صرف غاؤں غاؤں کرنا جانتے تھے یہہ حضرت اُردو ہی کا طفیل ہے کہ گنگا رے دار دھوتی پانو میں کھڑاؤں گلنار پگڑی سر پر نیں سکھ کا انگر ململ کا کرتا ہے جہاں جاتے ہو پنڈت جی پنڈت جی ہوتی ہے ورنہ کس نے پرسہ کہ بھیا کون ہے ہمکو تو امید نہیں کہ ہماری منصف مزاج رحم دل ہر دلعزیز گورنمنٹ جس نے اُردو کو اپنے سایہ عاطفت میں بچوں کی طرح پرورش کیا ہے موقوف کر دے سرکار نے تو اس اُردو کی خاطر ہم ہندوستانیوں کو ایسے ایسے عہدوں پر ممتاز کیا کہ شاید کسی راجہ یا بادشاہ

* نوٹ - یہہ مضمون ایک سمجھی پنڈت کی مدد سے لکھا گیا ہے جو اندنوں لاہور کے مدرسہ علم الٰہی میں تعلیم پارہا ہے +

کے وقت میں ہمکو نصیب نہ ہوے ہوں اگر پنڈت صاحب اُردو موقوف ہوگیا اور بھاشا جاری ہو گئی تو دیکھنا کہ پھر ہندوستان اپنی اصلی جہالت پر آجاویگا اُردو نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کیا ہے اگر ہندوستان ہزار برس تک تنا کے گیت گائے تو امید نہیں کہ اسکا شکریہ ادا ہو۔ تم تو پنڈت جی بڑے دانا ہو یہ کس نے تمہارے کان میں پھونک دی۔ پنڈت جی سیکھ ساہب سچ کہو ہوا بھی تھوڑی دیر ہوئی کہ ایک بنگالی بابو نے مجکو سمجھایا تھا کہ تم ایسا کرو مینے کہیاں کہ اچھی بات ہے اب ملوم ہوا کہ بالکل کھراب ہے۔ شیخ صاحب ہاں پنڈت صاحب بالکل خراب ہی ہیں آپکو کل ملوں گا اور بہت سے عجیب وغریب فایدے اُردو کے آپکو سناؤں گا۔ اچھا بندگی۔ بندگی +

ایم۔ جی فریمین از ہریانہ ضلع ہوشیارپور۔

بقیہ واقعات مسیح

ولادت مسیح

۱۲ بیوی مریم کے ساتھ حضرت یوسف کی بات تو ٹھہر چکی تھی صرف نکاح کی دیر تھی انجیل میں یہہ نہیں لکھا کہ بیوی مریم نے یوسف کو وہ غیبی باتیں کہیں یا اپنا حال کہہ سنایا مگر جب بیوی مریم قریہ زکریا سے واپس آئیں اور حضرت یوسف نے انکا حال دیکھا حضرت یوسف کو آپکی عصمت کی نسبت سخت شبہ ہوا اور تردد کے گرداب میں جا پڑے۔ غالباً پھر بیوی مریم نے تمام غیبی باتیں کہیں ہوں مگر انہوں نے باور نہیں کیں تاہم کسیصورت سے ان باتوں کو بناوٹی باتیں بھی قرار نہ دے سکتے تھے +

* نوٹ۔ یہہ شیخ صاحب بھی نرے شیخ ہی معلوم ہوتے ہیں شاید ایندہ کو حسب وعدہ مدلل لکھیں +

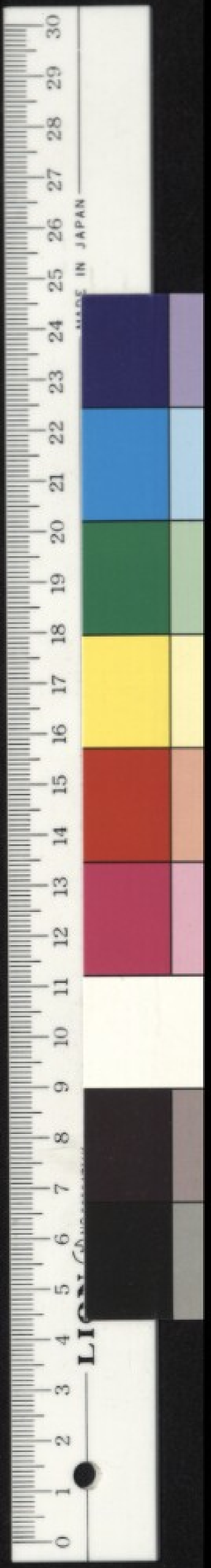
اسمیں کچھ شک نہیں خدا اپنے بندوں کو بہت روز تک حالت تشویش اور پریشانی میں نہیں رکھتا حضرت یوسف صاف باطن اور صاحب اخلاق تھے خدا نے نور ؐا آپ کے لیئے اندھیرے میں نور چمکایا (زبور ۱۱۲-۴) حضرت یوسف چپکے سے بیوی مریم کو چھوڑنے کے فکر میں تھے اور فرشتۂ خدا نے خواب میں ہدایت کی کہ ماجرا کیا مریم کو ہونے والا ہے وہ اپنے لوگوں کو انکے گناہوں سے بچائیگا ما یہاں پر آپکی طبیعت کی پاکی اور دل کی صفائی مثل سورج کے چمکتی ہے گو اس امر خاص کے تسلیم میں آپکو وقت تو لگا وزن کچھ کم نہ تھا باینہمہ آپنے اس نازک امر میں اپنی عقل کو اپنی فراست کو اپنا ہادی نہیں بنایا بلکہ بلاحجت بلاتحقیقات پیغام الٰہی کو تسلیم کر لیا اور پھر زندگی کے آخر تک شک کی بدقوت کو بھڑک نے ندیا۔ انہیں ایام میں ایک ایسا واقعہ ہوا جس سے آپ بیوی مریم کو ساتھ لیکے بیت اللحم کو گئے +

۱۳ بادشاہ اگسٹس سیزر یا اگسٹس قیصر کے زمانہ میں رومی سلطنت کو یورپ اور ایشیا کے بہت سے حصوں پر تسلط تھا۔ ہیرودلیس بادشاہ کے امیروں سے تھا۔ شاہ کی عنایت خاص نے اسکو ملک یہودیہ کا عطا کیا تھا باینہمہ مثل اور حاکموں کی یہہ بھی نعلبدی دیا کرتا تھا۔ انہیں ایام (جنمیں بیوی مریم حاملہ تھیں) میں بادشاہ نے فرمان بنام حاکمان صوبوں کے بھیجے جنکا مضمون یہہ تھا کہ بڑے احتیاط سے مردم شماری کیجاوے اس بات کا بھی خیال رہے کہ رعیت کسقدر دولت مال رکھتی ہے کس قوم کی اور کہاں سے آئی ہوئی ہے۔ مردم شماری کے وقت فساد نہو انتظام اچھا رہے۔ غرض حاکم ضلع کے پاس ہر ایک شخص اپنے خاندان کا نام لکھوانے جایا کرتا تھا یہودیوں پر بھی جانا فرض ہوا (لوقا ۲-۳) عموماً تمام یہودی اپنی شرافت نسبی کو عزت کا ذریعہ سمجھتے تھے حضرت یوسف کے لیئے بیت اللحم کا سفر آسان تھا

چونکہ غریب اور مفلس تھے باینہمہ آپکو اس خیال کے مقابلہ میں تمام تکلیفیں آسان نظر آتی ہوں گی کہ حاکم کے حضور ظاہر کیا جائیگا کہ آپ شاہی خاندان سے ہیں +

۱۴۔ ہر شخص کو معہ اپنی بیوی کے حاضر ہونے کے سرکاری قید نہ تھی گو ان ایام میں بیوی مریم حاملہ تھیں اور ناصرہ سے بیت اللحم تخمیناً اسّی میل کے فاصلہ پر تھا مگر اپنی نئی رفیق (بیوی مریم) کو ایسی حالت میں اکیلا چھوڑنا آپکو اصلاً منظور نہ تھا اس لئے اپنے ساتھ لے لیں۔ اگر جبرئیل کی راہ سے گئے ہوں گے تو سمروں کا زرخیز ملک بھی دیکھا ہوگا اور یہودیہ کے پہاڑوں کی بھی سیر کی ہوگی۔ شاید دن بھر میں پانچ چھہ کوس کی منزل کیا کرتے ہوں گے۔ بیت اللحم میں پہنچنے سے پہلے ان کی آخری منزل بیرتھ نامی قریہ میں ہوئی ہوگی۔ (بیروتھ سے بیت اللحم تین کوس کے فاصلہ پر تھا) یا یروشلیم میں رات بھر ٹھہرے ہونگے۔ بہت سے لوگ انکے پہلے بیت اللحم میں پہنچ گئے تھے غالباً بیوی مریم کے زچہ کے دن قریب ہونے کے سبب آپ آہستہ آہستہ چلی ہوں گی۔ گو بیت اللحم انکے بزرگوں کا شہر تھا مگر رہنے کے لیئے گھر نہ ملا سرا میں گئے مگر لوگوں کی کثرت کے سبب جگہ کی قلت تھی۔ مجبور ہو کر اسی سرا کی چرنی میں اترے چند روز کے بعد مسیح کی ولادت بھی اسی چرنی میں ہوئی (لوقا ۲-۷)

۱۵۔ لاکلام مسیح تمام موجودات کا خالق ہے وہ انسانی روپ میں دنیا میں آچکا۔ ماباپ کی بے بناوٹ مامتا بچے کی آسایش کے لئے حسب حیثیت سامان فراہم کرتی ہے مگر مسیح کے لئے اسالشی سامان کچھہ نہ تھا۔ اس چرنی سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بلند پہاڑ واقع ہے اسکو زمانہ حال میں جبل فریدیس کہتے ہیں۔ اسی پہاڑ کی بلند چوٹی پر ہیرودیس اعظم کا قصر عالی تھا اور دامن کوہ میں اسکی مصاحب اور امیروں کے نہایت خوش وضع عظیم الشان مکان تھے ہیرودیس



محلسرا میں دعوت کے جلسہ منعقد ہوا کرتے تھے سرود اور رقص کی آواز سے تمام محلسرا گونج اٹھا تھا - دامن کوہ میں شاہراہیں تھیں جنپر مسافروں کی آمد رفت کثرت سے ہوا کرتی تھی - اس میں کچھ تعجب نہیں کہ مسافر محلسرا کے اندر کا شور و غل ناچ کے پاؤں کی دھمک آواز کی گرمی اور گلے کی نرمی سنتے ہوں گے +

ہیرودیس کے محلسرا کے نیچے سخت دل سپاہی غریب بیکس لوگونکو بیگار میں گرفتار کرتے ہوں گے دھمکاتے ہوں گے اور ہیرودیس اپنے محلسرا میں بیٹھا ہوا سپاہیوں کی زرق زرق بک بک اور تمام غل و شور سنتا ہوگا - مسیح تمام موجودات کا خالق اور یہودیوں کا حقیقی بادشاہ تھا باینہمہ وہ کسی محلسرا یا قلعہ میں نہیں ٹھہرا اسکی گہوارہ کے لیے چرنی کی جگہ اُنکی شان کے لایق تھی (چونکہ اُسکا اُتار ہندوؤں کے اعتقاد بموجب مثل کرشنا کے نتھا جو نیکونکو بچانے اور گنہگاروں کو مارنے کے لیے آیا تھا) وہ یہہ بات سکھلانے آیا تھا کہ خدا کے سامھنے مالک اور غلام کی روح ایک ہی وزن رکھتی ہی وہ دونوںکو ایک ہی نگاہ سے دیکھتا ہی اُسکے ہاں دنیوی نزک و احتشام روحانی مراتب علیا کا ذریعہ نہیں ہی مسیح کی باقی زندگی بھی عُسرت اور تنگی میں گذری + باقی آیندہ

غلطی ہماری غفلت کے سبب واقعات مسیح کے پہلے اور دوسرے پیرگراف میں غلطی ہو گئی ناظرین پہلے پیرگراف میں بجائے یروسلیم کے بیت اللحم پڑہیں اور دوسرے میں عزرا جگہ پرواز +

راقم حسام الدین - از بمبئی

خط

جناب معظم ایڈیٹر نورافشاں سلام

واقع ۲۲ - جون کے اخبار نورافشاں میں چند سوالات حل طلب مرسلہ منشی تعل و جیون رام کے میری نظر سے گذرے ہمذا حل کرکے امیدوار ہوں کہ درج اخبار کرینگے

نمبر ۱ - ایک ایسا عدد دریافت کرنا - جواب وہ عدد مطلوبہ ۲۹ - ہی ۲۹ ÷ (۲-۳) = ۳ باقی ۲ ۲۹ ÷ (۴-۵) = ۵ باقی ۴ ۲۹ ÷ (۱-۴) = ۷ باقی ۱ فہوالمراد

نمبر ۲ گھوڑوں کا بادشاہ کے پاس آنا اور اصطبل میں بندھانا - جواب اسکا لکھا جاتا ہی حل نہیں ہی - اسواسطے اول اصطبل میں گھوڑے ۲۰۴۸ باندھے گئے کل گھوڑے ۷۶۸۸۸ ۷ ۴ - ہیں ہوالمراد +

نمبر ۳ پانچ زمینداروں کا غلہ فروخت کرنا کس نرخ سے کہ روپیہ برابر ہو - جواب اول ایک روپیہ فی من دوسرا ۱ ¼ روپیہ فی من - تیسرا ۱ ⅔ روپیہ فی من چوتھا ۲ ½ روپیہ فی من - پانچواں ۵ روپیہ فی من ہوالمراد +

چوتھا کسی رقم کا سود اور زر رقمی کا نا جواب اصل روپیہ ۱۶۴۰ - شرح فی صدی ۱۱ ⁹⁄₄₁ پائی - ۸ آنہ - ۲ روپیہ

نمبر ۵ پانچواں دولت مند کا بادشاہ کی ملاقات کے لیے موتی لیکر جانا - جواب کل موتی ۴۰۲ لے گیا جسمیں سے ۳۰۰ موتی دربانوں نے لیے ۱۰۲ موتی نذر بادشاہ کے تیرہ سوال مرسلہ شبنراین جالندھر کے حل کرکے لکھتا ہوں +

نمبر اول مستطیل کھیت کا طول عرض - حل اسکا جبر مقابلہ مساوات درجہ دوم سے بعین طریقہ حل ہی اگر عرض لا تصور کریں ۱

لا (۴۵ + ۴۰) = ۱۲۰۰

۵ لا + ۰ ۵ لا = ۱۲۰۰ پانچ پر تقسیم کیا

لا² + ۸ لا = ۲۴۰

لا² + ۸ لا + (۸/۲)² = ۲۴۰ + ۱۶ جذر کیا

لا + ۴ = ۲۵۶ ÷ یا ۱۶

پس لا = ۱۲ جواب ہی ۱۲ گز عرض - ۱۰۰ گز طول

نمبر ۳ دو شخص کا علیحدہ علیحدہ کام کرنا جواب لکھتا ہوں - اول دن - دوم دن ۳ ۵/۱۴ ۱۹ ۵/۱۴

راقم رام لعل منشی لودیانہ

سرکاری خبریں

خبر آمدہ سے واضح ہوا کہ جو کان المشہور کان نیلم پدر کشمیر میں واقع ہی اس کو اس ملک سے دو راستہ جاتے ہیں - کہتے ہیں کہ یہہ جگہ کلو ہی کیلنگ واقع لاہل کہلاتے ہیں قریب دس منزل کے فاصلہ پر یہہ راستہ اول درجہ سے چلکر پلاتس درمنزک - ولالنگ - اگر کنج - وچرا برو - وبرقان - وبدآلی - رستمی - وچمکل - ورتسا - وساشن - یا سام سن سے گذرتا ہی یہہ راستہ دوسرے راستہ سے مساحت میں کم ہی اور آسان ہی اور لوگ کہتے ہیں کہ مقام سینی تک سہل گذار ہی اور اس مقام سے آگے صرف پگڈنڈی ہی جو سخت گذار ہی اور وہاں سے آگے راستہ میں نہ کوئی گانوں واقع ہی اور نہ کوئی کھانے کی چیز مہیا ہوتی ہی - دوسرا راستہ مقام لوتا سے چلکر جریا - ولوک ٹانہ - وبارہ گراواں - وتندی برآں - ولرنج - وکلار - دورو آس - وسارس وداور گرازن وچرگندہ - سے جاتا ہی - یہہ خبر پہنچی ہی کہ یہہ کان پہاڑ کے ایک پہلو میں موضع جیل کے قریب دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہی اور موضع جیل مقام سوپاں یا سابس سے نیچے کی طرف دو کوس کے فاصلہ پر ہی یہہ بات جو مشہور ہی کہ کان نیلم پہاڑ کی ایک پہلو کے گرجانے کے سبب نمود ہوئی غلط ہی - کیونکہ یہہ امر دریافت ہوا ہی کہ یہہ پتھر نیلم گذشتہ سال میں دو کشمیری شکاریوں نے معلوم کیا اور اُسوقت اُنہوں نے دیکھا کہ یہہ چمکدار پتھر سفید مٹی سے باہر نکلا ہوا تھا کہتے ہیں کہ یہہ دونوں آدمی قید کئے گئے تھے لیکن اب اُنکو اس اقرار پر رہائی دی گئی ہی کہ جو اور اس قسم کی کانیں اُنکو معلوم ہیں اُنکا پتہ دیں مشہور ہی کہ کئی آدمی جنپر شبہ ہوا تھا کہ اُنہوں نے اس قسم کے پتھر فروخت کئے اُنکو قید کیا گیا کہتے ہیں کہ دربار کشمیر میں اس قسم کا بہت پتھر پہنچا ہی - ایک

دستہ فوج اس مقام پر پہنچا گیا ہے اور مشہور ہے کہ حاکم لداخ عنقریب وہاں جانے والے ہیں۔ باوجود اسقدر روک تقریباً تھوڑا نیلم اب بھی اس ملک آتا ہے اور کہتے کہ اس موقع چرنیوں اور سرکی کان بھی ہے۔ لداخ میں بہت سے بیوپاری پہنچ گئے ہیں اور بہت لوگ اسطرف کو اور بھی جا رہے ہیں۔ اس مقام پر نیلم کا بہت چرچا ہے اور اس باعث سے بہت کم حیثیت کے جواہرات کے لئے بھی قیمتیں زیادہ دیجاتی ہیں +

خبر پہنچی ہے کہ شہر پشاور میں کوتوالی کے متصل آگ لگی اور چھ گھنٹہ تک رہی۔ جرنیل گارڈن صاحب بہادر اور کرنیل ہاکن صاحب بہادر نے آگ کے فرو کرنے میں بہت مدد دی +

اشتہار عدالت دیوانی حسب دفعہ

۴۴۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء

ازعدالت سی سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر منتظم جائداد نادار ان مقام لودیانہ

مقدمہ ناداری نمبر ۱۷ سوبھا مل و شب چند نادار ان

جو کہ مسمی سوبھا مل و شب چند بانیہ نادار ان سکنہ لودیانہ نے درخواست اپنی معہ اقرار قرضہ داونی قرضخواہان خود حسب تفصیل مندرجہ ذیل بموجب دفعہ ۳۴۴۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء عدالت ہذا میں پیش کری ہے اس لیے یہ اشتہار برائے آگاہی قرضخواہان مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو نسبت سوبھا مل و شب چند نادار ان کے دعوی ہو بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۸۲ء عدالت ہذا میں حاضر ہو کر معہ ثبوت زر قرضہ باقی خود ثابت کراوے یا صحیح کراوے +

تفصیل قرضہ

بھگوان داس بانیہ سکنہ لودیانہ مالولی۔ کشن چند کانشی رام کھتری لودیانہ [illegible]۔ شبا مل رادھا مل بانیہ لودیانہ [illegible]

راجمداس سابق خزانچی لودیانہ [illegible] سدانند کھتری لودیانہ [illegible] رام چند رام پرتاب سکنہ رائے کوٹ [illegible] ہیرا بانیہ سکنہ سیاڑ [illegible]۔ بھورا مل نوسی رام کھتری لودیانہ [illegible] جھگڑو مل صراف لودیانہ [illegible] ہیرا و پریم کھتریان لودیانہ [illegible]

اشتہار عدالت دیوانی حسب دفعہ

۳۴۴ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء

ازعدالت سی سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و منتظم جائداد نادار ان مقام لودیانہ

مقدمہ نمبر ۹ ناداری مسمی گھمی ولد امام بخش ارائیں سکنہ لودیانہ

جو کہ مسمی گھمی ولد امام بخش ارائیں ساکن لودیانہ نے درخواست اپنے معہ اقرار قرضہ داونی قرضخواہان خود حسب تفصیل مندرجہ ذیل بموجب دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء عدالت ہذا میں پیش کری ہے اس لئے یہ اشتہار برائے آگاہی جملہ قرضخواہان مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو نسبت گھمی نادار کے دعوی ہو بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۸۲ء عدالت ہذا میں حاضر ہو کر معہ ثبوت زر قرضہ باقی خود ثابت کرے یا صحیح کراوے +

تفصیل قرضہ

گنگا رام کھتری لودیانہ [illegible] گنگا رام ترکھان لودیانہ [illegible] اتو مل کھتری لودیانہ [illegible]۔ رحمان ڈوگر سکنہ کپور [illegible] نوبت رائے سود سکنہ لودیانہ [illegible] مادھو کھتری سکنہ لودیانہ [illegible] نظام الدین راجپوت سکنہ لودیانہ [illegible]۔ پربھ دیال بھابڑہ سکنہ لودیانہ [illegible]۔ کریم بخش کشمیری سکنہ لودیانہ [illegible] گوبند چودھری لودیانہ [illegible]

لودیانہ

جس سختی کے ساتھ گرمی اپنا زور دکھا رہی تھی اسیطرح بارش باران نے اسکی گرمی کا زور ایسا گھٹا دیا کہ اب گرمی بیچاری بھی بھی پھرتی ہے چنانچہ پانچ روز سے بارش کا لگا تار یہاں بھی لگ رہا ہے اور اس عرصہ میں زراعت کیواسطے کافی بارش ہو گئی ہے جنگلوں میں چہار طرف آب ہی آب نظر آتا ہے۔ یقین ہے کہ یہہ بارش عالمگیر ہوئی ہوگی +

سُنا جاتا ہے کہ جناب مسٹر جان پال وارش صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ کو گورنمنٹ پنجاب نے ایک خاص کام پر مقرر کر کے اضلاع دیگر یعنے انبالہ و کرنال و سہارنپور و سرسہ وغیرہ کی طرف روانہ کیا ہے اور بجائے صاحب موصوف کے جناب مسٹر ریڈ صاحب بہادر قائم مقام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس انبالہ سے تشریف لائے ہیں +

اعلان

ناظرین باتمکین اور اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا ایڈیٹر سے بابت خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر ایم ویلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے سوا سبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھسے مخاطب ہونا چاہیے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے +

المشتہر

پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکہ مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا